



## میں نہ رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی میرے خیال میں آپ ﷺ بھوکے ہیں تو کیا تمہارا پاس کھانا پینے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے میرے خیال میں آپ ﷺ بھوکے ہیں تو کیا تمہارا پاس کھانا پینے کی کوئی چیز ہے؟ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہاں ہے کہہ کر ام سلیم نے جو چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹا لیا اور اس کے ایک کنارے میں ان روٹیوں کو لیٹا اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اس دوپٹے کا کچھ حصہ میرے اوپر لپیٹ دیا، اس کے بعد مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا چنانچہ میں اسے لے کر گیا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھنے دیکھا پوچھا آپ ﷺ کو کھانا اور لوگ بھی تھے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! پھر جاکر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تم کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر دریافت کیا: ”کیا کھانا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے (تمام لوگوں سے) فرمایا کہ اٹھو! پس سب لوگ چل دیے اور میں ان کے آگے آگے چلا گیا تاکہ ابوطلحہ کے پاس پہنچ کر خبر دی تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے پاس تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا ہے کہ تم ان (سب) کو کھلا سکیں ام سلیم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جانتے ہیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر نکل کر چلے گئے ہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی پھر رسول اللہ ﷺ ان کے ہمراہ تشریف لائے گئے ہاں تک کہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام سلیم جو کچھ تمہارا پاس ہے لے آؤ“ ام سلیم وہی روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو توڑا گیا اور ام سلیم نے ان پر گھی کی کپڑی نچوڑ دی جس نے ان کو سالن بنا دیا (یعنی وہ سالن کا کام دیا) پھر رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا، اس میں پڑھا (یعنی خیر و برکت کی دعا کی) اور فرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانا کی) اجازت دو“ چنانچہ ابوطلحہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا ہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر چلے گئے آپ نے پھر فرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانا کی) اجازت دو“ ابوطلحہ نے اجازت دی، انہوں نے بھی کھانا کھایا ہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر چلے گئے یہ سب ستر یا اسٹی آدمی تھے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ دس لوگ داخل ہوئے اور نکلے گئے ہاں تک کہ کوئی نہ بچا جو داخل ہو کر پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ہو پھر اس کھانا کو اکٹھا کیا گیا تو وہ وہی باقی تھا جیسے شروع میں تھا ایک اور روایت میں ہے کہ دس دس کر کے اسٹی لوگوں نے کھایا اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) بچا ہوا کھانا چھوڑا ایک روایت میں ہے: پھر انہوں نے اتنا کھانا بچا دیا کہ وہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا ایک اور روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ کے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہوئی تھی، میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ بھوک کی وجہ سے، تو میں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا جو کہ ام سلیم بنت

ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے اور ان سے عرض کیا: ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے، میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس پٹی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی بھوک کی وجہ سے ایسا کیا ہے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا تمہارا پاس کوئی چیز ہے؟ ام سلیم نے کہا: جی ہاں، میرے پاس روٹی ہے کچھ ٹکڑے اور چند کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو سیراب کر دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی آئے گا تو ان کے لیے کم پڑ جائے گا... پھر پوری

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ سخت بھوک کی حالت میں تھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی کمزور آواز سن کر حالت سدہ باخبر ہو گئے چنانچہ اپنی بیوی ام سلیم سے نبی ﷺ کے بارے میں بتلایا اور پوچھا کہ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ہاں، یعنی ہمارے پاس ایسی چیز ہے جس سے آپ کی بھوک مٹ جائے گی، پھر جو کی روٹی کے چند ٹکڑے نکالے، پھر اپنا دوپٹا لیا اور اس کے ایک کنارے میں ان روٹیوں کو لپیٹ کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے کے نیچے چھپادیا اور باقی دوپٹے کو ان کے اوپر بطور چادر ڈال دیا تاکہ ڈھک جائے جب انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما پایا۔ پس میں ان کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا (وہ کہتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تم کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر دریافت کیا: "کیا کھانے کے لیے؟" یعنی کیا ابو طلحہ نے تم کو ہمیں کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں انس رضی اللہ عنہ آپ کو کھانا نہیں دے سکتے کیونکہ کئی صحابہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آپ کی عادت مبارک سے واقف تھے کہ آپ اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں پر ترجیح نہیں دیتے ہیں۔ اس لیے انس رضی اللہ عنہ کے لیے "ہاں" کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا انہوں نے آپ کی دعوت کا اظہار کیا تاکہ ان کے ساتھ تنہا ابو طلحہ کے گھر چلے جائیں اور نبی ﷺ کو کھلانے کا مقصد حاصل ہو جائے چنانچہ اس وقت آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو چلو۔ پس سب لوگ چل دیے انس رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے آگے آگے چلے ایک روایت میں ہے: میں رسول ﷺ کے ساتھ آنے والے لوگوں کی کثرت سے غمزدہ تھا انس کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں خبردار کیا، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ کو لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ہم ان (سب) کو کھلا سکیں اس پر ام سلیم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے معاملہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کر دیا، گویا ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ کھانے کی زیادتی میں آپ کی کرامت ظاہر ہو، یہ ان کی عقل مندی اور زیرکی ہے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (استقبال کے لیے) گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی پھر رسول اللہ ﷺ ان کے ہمراہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ"، ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا استقبال کیا تو عرض کیا کہ اللہ کے رسول ہے! ہمارے پاس صرف روٹی کے چند ٹکڑے ہیں، جس سے ام سلیم نے بنایا ہے اور ایک روایت میں ہے: ابو طلحہ نے کہا کہ صرف روٹی کے چند ٹکڑے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً اللہ اس میں برکت دے گا"، ایک اور روایت میں ہے کہ ابو طلحہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے انس کو صرف آپ کو بلانے کے لیے بھیجا تھا کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان تمام حاضرین کو آسودہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(گھر میں) داخل ہو، جو کچھ تمہارے پاس ہے یقیناً اللہ اس میں برکت دے گا" جب رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: "ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ"، ام سلیم وہی روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کے توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ان کو ریز ریز کیا گیا اور ام سلیم نے کپی میں سے گھی نچوڑا جو ان ٹکڑوں کے لیے سالن ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا، اس میں پڑھا، یعنی آپ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس تھوڑے سے کھانے میں برکت نازل کر دے ایک روایت میں ہے: چنانچہ میں اس کو لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اس کے بندھن کو کھولا، پھر کہا: "بسم اللہ اللہم أعظم فيها البركة" (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ تو اس میں برکت کو زیادہ کر دے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو"، چنانچہ ابو طلحہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر چلے گئے آپ نے فرمایا: "دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو"، ابو طلحہ نے اجازت دی انہوں نے بھی کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر چلے گئے یہ سب ستر یا اسنی آدمی تھے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ دس دس لوگ داخل ہوئے اور نکلے یہاں تک کہ کوئی نہیں بچا جو داخل ہو کر پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ہو پھر اس کھانے کو اکٹھا کیا گیا تو وہ ویسے ہی باقی تھا جیسے شروع میں تھا ایک اور روایت میں ہے کہ دس دس کر کے اسنی لوگوں نے کھایا اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) بچا ہوا کھانا چھوڑا ایک روایت میں ہے: پھر انہوں نے اتنا کھانا بچادیا کہ وہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

